هذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین
هدایت ناصریہ
۱۳۲۲
مطبع یوسفی دهلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصائب جناب سید الشہداء علیہ السلام مین گریہ وزاری باعث اجر جمیل اور ثواب عظیم ہی اور جن مضامین کی بابت یقیناً علم ہو یا ظن غالب ہو کہ خلاف حق ہین انکو مصائب امام حسین علیہ السلام سمجھنا خلاف عقل ہی بلکہ ایسے مضامین کا پڑھنا سننا اور سنانا محنت برباد گنہ لازم کا مصداق ہے اور بہت سی مضامین واقعہ کربلا کے متعلق ایسے مشہور ہین جن مین عرصہ سی اشتباہ اور خلجان واقع تھا کہ علماء محققین کی تحریر و تقریر سی انکا غلط یا ضعیف ہونا پایا جاتا ہے اور حضرات ذاکرین بغرض رونق مجالس بہت شد و مد سے بقول شخصے نمک مرچ ملاکر انکو بیان کرتے ہین اور عام مومنین انکو واقعی اور صحیح جانکر اسکے منکر کو خارج مذہب قرار دیتے ہون تو عجب نہین اور انکو امور مذکورہ کی بابت اسقدر اصرار ہے کہ شاید مسائل اصول دین پر بھی ایسا اصرار نہو اور ان پر گریہ وزاری کو باعث اجر و ثواب کا سمجھتے ہین لہذا احقر فقیر طالب حق غلام آل طہٰ و یٰسین سید اکبر علی دہلوی نے اسی غرض خاص کے لیے لکھنو کا سفر کیا اور علمائے اعلام لکھنو کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا جناب مولانا ناصر دین مبین آیۃ اللہ فی العالمین سند المتکلمین سناد المجتہدین جناب مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ عم فیضہ نے جو کچھ تحریر فرمایا اسکو بطور فائدہ عام کے اشاعت کرنا ضروری سمجھ کر بذریعہ طبع اشتہار عام دیا امید ہے کہ مجالس مصائب مین اب مومنین ضرور ان ہدایات مجتہد صاحب کی پابندی فرماوینگے اور غلط اور خلاف مضامین کے بیان کرنے سے اور دیگر امور ممنوعہ کے ارتکاب سے محترز رہینگے ۔

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ہندرجۂ ذیل مین

(۱) سوال جناب امام حسین علیہ السلام کی مجالس عزا مین گریہ و بکا کے لئے کسی قسم کا باجہ بجانا حلال ہے یا حرام ؟

الجواب و باللہ التوفیق یقیناً حرام ہے اور بالخصوص ایسے محل شریف مین ارتکاب باجہ بجانے کا وزر عظیم رکھتا ہے واللہ العالم

(۲) سوال ضعیف روایتون کا باوجود علم ضعف ہو جانے یا کسی عالم کے ٹوکدینے کے بغرض گریہ و بکا پڑھنا جائز ہے یا نہین ؟

الجواب و باللہ التوفیق اُن روایات ضعیفہ کا پڑہنا جو مظنون الکذب ہون ہرگز جائز نہین ہے واللہ اعلم

(۳) سوال باطل اور غلط روایتون کا پڑہنا اور آئمہ معصومین علیہم السلام اور اُنکے عزیزان خاص مثل جناب زینب خاتون و ام کلثوم و جناب فاطمہ و سکینہ خاتون سے منسوب کر دینا کیا حکم رکھتا ہے ؟

الجواب و باللہ التوفیق باطل اور غلط روایتون کا پڑھنا خواہ وہ منسوب بائمہ معصومین علیہم السلام ہون یا منسوب اُنکے عزیزان خاص سے ہون یا کسی اور کی طرف منسوب ہوں کسی طرح جائز نہین ہے اونسبت امر باطل کی حضرات معصومین علیہم السلام کی طرف بہ نسبت اُنکے غیر کے زیادہ تر سبب وزر و وبال ہے اور چونکہ نسبت بعض اباطیل کی حضرات معصومین علیہم السلام کی طرف موجب توہین اُنکے لئے ہوتی ہے لہذا اس قسم کے افترا وات کا اُن حضرات سے منسوب کرنا مخرج عن الایمان بلکہ مخرج عن الاسلام ہے اعاذنا اللہ من ذلک

وہو العاصم۔

(۴) **سوال** عقد قاسم ابن الحسن علیہ السلام کا میدان کربلا مین ہونا صحیح ہے یا ضعیف یا افترائے محض؟

الجواب وباللہ التوفیق قصہ عقد حضرت قاسم بن الحسن علیہما السلام بے اصل محض ہے واللہ اعلم۔

(۵) **سوال** جناب فاطمہ صغرے کا مدینہ مین رہنا بوجہ مرض صحیح ہے یا ضعیف یا کذب صریح؟ جناب امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادیان کے تھین؟

الجواب وباللہ التوفیق روایات مستفیضہ متکاثرہ معتبرہ سے ثابت ہے کہ جناب فاطمہ صغرے ہمراہ جناب سید الشہدا علیہ السلام معرکہ کربلا مین موجود تھین اور انکا مدینہ مین رہنا بوجہ مرض کے کسی ضعیف روایت مین بھی نہین دیکھا ہان بحار الانوار مین ایک روایت مشتمل بر ذکر غراب ایسی پائی جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب فاطمہ صغرے مدینہ مین تھین لیکن یہ روایت غراب غریب ہے جیسا کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے خود اسکی تصریح جلاء العیون مین فرما دی ہے چنانچہ بعد اس روایت کے ذکر کے تحریر فرماتے ہین "واین حدیث خالی از غرابتے نیست بجہت مخالفت با اخبار دیگر" بالجملہ چونکہ یہ روایت ماخوذ ہے مقتل اخطب خوارزم حنفی سے اور ضعیفۃ السند ہے اور مخالف روایات کثیرہ معتبرہ ہے لہذا مقبول نہین ہو سکتی اور جناب سید الشہدا علیہ السلام کی صاحبزادیان بنابر قول مشہور دو تھین ایک حضرت فاطمہ صغرے دوسری حضرت سکینہ واللہ اعلم

(۶) **سوال** جناب سکینہ خاتون نے زندان شام مین انتقال فرمایا ہی

یا کسی اور لڑکی نے - یا یہ روایت انتقال مصنوعی ہے؟
الجواب وباللہ التوفیق جناب سکینہ کا زندان شام مین انتقال کرنا بالکل غلط ہے اور طرق معتبرہ سے ثابت ہے کہ آپ بعد جناب سید الشہداء علیہ السلام ایک مدت تک زندہ رہین البتہ کتاب منتخب فخر الدین بن طریح نجفی مین ایک روایت ایسی موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی ایک صاحبزادی نے جنکا سن تین برس کا تھا زندان شام مین انتقال فرمایا اور چونکہ اصل روایت مین ان صاحبزادی کا کوئی نام مذکور نہین ہے لہذا بالتیقین نہین کہا جاسکتا کہ انکا کیا نام تھا لیکن ممکن ہے کہ نام انکا زینب ہو اسلئے کہ بنا بر ایک قول کے جناب سید الشہداء علیہ السلام کے تین صاحبزادیان تھین ایک فاطمہ دوسری سکینہ تیسری زینب اور چونکہ جناب فاطمہ وسکینہ کا بعد جناب سید الشہداء علیہ السلام کے ایک مدت تک موجود رہنا ثابت ہے اور انکے بعض حالات طرق موثوق بہا مین وارد ہین اور حضرت زینب بنت الحسین علیہ السلام کا کوئی حال ثابت نہین لہذا اقرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ جن صاحبزادی نے زندان شام مین انتقال کیا وہ حضرت زینب بنت الحسین علیہ السلام تھین اور کچھ عجب نہین کہ شام مین جو روضہ حضرت زینب کا مشہور ہے وہ یہی زینب بنت الحسین ع ہون نہ حضرت زینب بنت علی علیہ السلام کیونکہ حضرت زینب بنت علی علیہ السلام کا بعد اسیری شام سے مدینہ کی طرف مراجعت کرنا ثابت ہے اور بار دیگر حسب طلب یزید ملعون شام کی طرف جانا اور وہان انتقال کرنا جیسا کہ بعض روضہ خوانون نے بعنوانات مختلفہ افترا کیا ہے غلط محض ہے اور بعض علمائے معاصرین اہل عراق نے

جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ کتاب منتخب مین روایت وفات رقیہ بنت الحسین علیہ السلام
مذکور ہے اور روضہ اُنکا شام مین موجود ہے عند التحقیق اشتباہ در اشتباہ ہے اور چونکہ
مقام مقتضی بسط کا نہین ہے لہذا انکے کلام پر بہ تفصیل کلام کرنے سے اعراض کیا جاتا ہے
واللہ اعلم۔

(۷) سوال ہندہ زوجہ یزید کون تھی اُسے اہلبیت رسالت سے کیا تعلق تھا۔
اُسکا زندان شام مین آنا صحیح ہے یا نہین اسکے بطن سے کوئی اولاد تھی یا نہین؟

الجواب وباللہ التوفیق بحار الانوار مین منقول ہے کہ ہند زوجہ یزید لعنۃ اللہ
عبداللہ بن عامر بن کریز کی دختر تھی اور قبل یزید کے وہ زوجہ امام حسین علیہ السلام کی
تھی اور اُسکا مجلس یزید مین نکل آنا تو روایات معتبرہ مین وارد ہے لیکن زندان شام
مین اُسکا کسی روایت معتبرہ مین مذکور نہین ہے اور بنا بر تصریح مورخین مخالفین
مثل طبری و ابن الاثیر یزید ملعون کا ایک لڑکا بطن ہند بنت عبداللہ بن عامر سے تھا جسکا نام
عبداللہ تھا اور لقب اُسکا اسوار تھا اور وہ فن تیراندازی مین بہت ماہر تھا واللہ اعلم

(۸) سوال شیرین کون تھی؟ سر جناب امام حسین علیہ السلام کا اُسکے یہان
جانا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب وباللہ التوفیق شیرین کنیز جناب شہربانو کا حال مطلقاً کتب
معتبرہ مین نہین ہے اور شیرین کا قصہ جس طرح مراثی ہندیہ مین نظم ہے وہ بالکل
غیر معتبر ہے اور صاحب روضۃ الشہدا نے جس طرح اُسکو لکھا ہے وہ بھی معتبر
نہین ہے واللہ اعلم۔

(۹) سوال شہریار کون تھا؟ اُسکا کربلائے معلی مین بعد شہادت جناب سید الشہدا علیہ

آنا جیسا کہ ذاکرین پڑھتے ہین صحیح ہے یا غلط؟

الجواب وباللہ التوفیق شہربار کا حال مطلقاً کتب معتبرہ مین نہین ہے اور اُسکا قصہ جسطرح روضہ خوان پڑھتے ہین وہ بالکل غلط اور سراسر خلاف واقعات مسلمۂ مورخین فریقین ہے واللہ اعلم۔

(۱۰) **سوال** شاہ حلب کی دختر سے جناب علی اکبر کا خطبہ ہونا کیا اصل رکھتا ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق قصہ مذکورہ غلط محض اور دروغ بے فروغ ہے اور ادنی اشتبع کتب معتبرہ تواریخ وسیر پر ظاہر ہے کہ حلب عہد خلیفہ ثانی مین مفتوح ہوا اور وہ ملک شام مین واقع ہے اور شام کا حاکم عہد خلیفہ ثانی سے معاویہ بن ابی سفیان رہا ہے اور مثل دیگر بلاد شام حلب اُسی کے تصرف مین تھا اور اُسکی طرف سے حسب دستور وہان بعض حکام وعمال رہا کرتے تھے اور یہی کیفیت حلب کی آخر زندگی معاویہ تک رہی تا اینکہ عہد یزید علیہ اللعن ہوا پس وہ شاہ حلب کون تھا جس کی دختر کے ساتھ عقد حضرت علی اکبر علیہ السلام کا قرار پائے بالجملہ یہ قصہ افترائے محض ہے واللہ اعلم۔

(۱۱) **سوال** جناب شہزادہ زنان شہربانو کا انتقال کب اور کہان ہوا؟

الجواب وباللہ التوفیق کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت شہربانو والدہ ماجدہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے قریب ولادت جناب امام زین العابدین ع انتقال فرمایا اور کتاب مناقب ابن شہر آشوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب شہربانو واقعہ کربلا مین غرق فرات ہوگئین اور ان دونون روایتون مین کلام ہے بحیثیت تحقیق بسط وتفصیل کا مقتضی ہے اور وہ یہان مناسب نہین ہے واللہ اعلم

(۱۲) سوال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ یا جناب امیر المومنین علیہ السلام یا جناب امام حسین علیہ السلام کے لشکر مین کسی قسم کے باجہ کا ہونا ثابت ہے یا نہین ؟ مشرکین و کفار و منافقین کے لشکرون مین تو باجہ ضرور ہوتا تھا ؟

الجواب وباللہ التوفیق ان حضرات کے لشکر مین کسی باجہ کا ہونا ثابت نہین ہے واللہ اعلم۔

(۱۳) سوال روز عاشورہ کیا دن تھا معصوم کی روایت سے جو ثابت ہوا ہو وہ ارشاد ہو ؟

الجواب وباللہ التوفیق فعلاً میری نظر مین کوئی روایت ایسی جو منتہی معصوم کی طرف ہو تعیین روز عاشورا مین نہین ہے لیکن دیگر روایات سے جو منتہی غیر معصوم کی طرف ہوتی ہین یہ ثابت ہوتا ہے کہ روز عاشورا روز جمعہ تھا اور یہ امر موافق استخراج حسابی کے بھی ہے اور اس باب مین جو اختلاف ہے اوسکی تحقیق و تنقیح کے لئے بھی بسط مقال چاہئے واللہ اعلم۔

(۱۴) سوال خدا و رسول و ائمہ ہدی و علمائے دین پر افترا کرنا کیا حکم رکھتا ہے بینوا توجروا رحمکم اللہ

المستفتی بندہ میر اکبر علی خلف میر احمد علی صاحب المعروف بہ میر چھٹو صاحب مرحوم دہلوی محررہ ۱۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۲ھ

جواب یہ امر عظیم گناہان کبیرہ سے ہے اور نہایت موجب وزر و وبال ہے اور اوسکے متعلق جو افادات جناب ثقۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام جناب میرزا حسین النوری الطبرسی رحمہ اللہ نے رسالہ لولو و مرجان مین مرقوم فرمائی ہین وہ قابل حجت و عمل ہین وفق اللہ کافۃ المومنین لذلک انہ ہو الموفق ۔ ناصر حسین الموسوی غفر اللہ لہ و اصلح اعمالہ۔